عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز
لیکن تیری رحمت نے گوارہ نہ کیا

کیا شب قدر ملاقات محبوب کی رات ہے؟

تحریر و ترتیب

ابو القمر حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم۔اے اسلامیات)

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر
0300 6661755

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریمO اما بعدO فاعوذ
باللہ من الشیطن الرجیمO بسم اللہ الرحمن الرحیمO
وربک یخلق مایشاء و یختارO

اے محبوب ﷺ تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس سے انتخاب کرلیتا ہے۔ محبوب ﷺ کے نام مبارک (محمد ﷺ) کے حروف چار ہیں' عشاق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لیئے ہر نوع سے چار کا انتخاب فرمایا اور پھران چار سے ایک انتخاب فرمالیا مثلاً انبیاء کرام میں سے اللہ تعالیٰ نے چار کو منتخب فرمایا یعنی حضرت محمد ﷺ' حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام' حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام پھران چار میں سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو پسند فرمایا۔ اسی طرح ملائکہ میں سے حضرت جبرائیل حضرت میکائیل' حضرت اسرافیل' حضرت عزرائیل علیہم السلام کو پسند فرمایا پھران میں سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو منتخب فرمالیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے چار کو پسند فرمایا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ' حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پھران میں سے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔ کتابوں میں سے چار کتابوں کو منتخب فرمایا یعنی قرآن مجید' زبور' انجیل' تورات پھران میں سے قرآن مجید کو فضیلت عطا فرمائی۔ مساجد میں سے چار مسجدیں پسند فرمائیں یعنی مسجد حرام 'مسجد اقصیٰ' مسجد مدینہ اور مسجد طور سینا پھران میں سے مسجد حرام کو منتخب فرمایا' بستیوں میں سے چار بستیوں کو پسند فرمایا ہے یعنی مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ بیت المقدس اور مساجد العشائیر ان چاروں میں سے مکہ مکرمہ کو چن لیا۔ پہاڑوں سے چار پہاڑ انتخاب فرمائے یعنی احد' طور سینا' لکام اور لبنان ان میں سے طور کو منتخب فرمایا۔ دریاؤں میں سے چار دریا پسند فرمائے جیحو' سیحون' نیل اور فرات ان میں سے فرات کو منتخب کیا' مہینوں میں چار مہینے پسند فرمائے۔ رجب' شعبان' رمضان اور محرم ان میں سے شعبان کو انتخاب فرمایا۔ دنوں میں چار دنوں کو پسند فرمایا یوم الفطر' یوم الاضحیٰ' یوم عرفہ اور یوم عاشورہ پھران چاروں میں سے یوم عرفہ کو پسند فرمایا۔ راتوں

یں چار راتیں پسند فرمائیں یعنی شب برات، شب قدر شب جمعہ، شب عیدان چاروں میں شب قدر کا انتخاب فرمایا۔ شب قدر رحمت و بخشش اور جہنم سے آزادی کی رات ہے۔ ملائیکہ کی عید کی رات ہے، نزول قرآن کی رات ہے، وصال محبوب ﷺ کی رات ہے، اس رات کی عبادت کو ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والے سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس مبارک شب کا ہر ایک لحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک برقرار رہتی ہے۔ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا اس رات کو اللہ تعالیٰ اپنی شان رحیمی و کریمی کے ساتھ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخش دوں کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ اسے رزق حلال عطا کروں، کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے مصیبتوں سے چھٹکارا دوں، کیا کوئی میرا ذکر کرنے والا ہے کہ میں اس کا ذکر کروں، کیا کوئی ہے مجھ سے پیار کرنے والا کہ میں اس سے پیار کروں، یا کوئی مجھ سے تنہائی میں ملنے کا خواہاں ہے کہ اس سے مل لوں، کیا کوئی ہے مجھ سے محبت مانگنے والا کہ میں اسے محبت عطا کروں، کیا کوئی ہے ذوق عشق مانگنے والا کہ میں اسے دولت عشق سے سرفراز کر دوں، کیا کوئی ہے کسی قسم کی حاجت کرنے والا کہ میں اس کی حاجت پوری کر دوں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔

شب قدر: رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی قدر و منزلت اور خیر و برکت کی حامل رات ہے۔ اسی رات کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی برس چار ماہ بنتے ہیں یعنی جس شخص کی یہ ایک رات عبادت میں گزری خواہ اسے رات کا علم تھا یا نہیں، اس نے تراسی برس چار ماہ کا زمانہ عبادت میں گزار دیا اور تراسی برس کا زمانہ کم از کم ہے کیونکہ خیر من الف شھر کہہ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ کریم جتنا زائد اجر عطا فرمانا چاہے گا، عطا فرمادے گا۔ اس اجر کا اندازہ انسان کے بس سے باہر ہے۔

شب قدر کا معنی و مفہوم: (۱) امام زہری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قدر کا معنی "مرتبہ" کے ہیں چونکہ یہ رات باقی راتوں کے مقابلے میں شرف و مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہے اس لئے اسے لیلتہ القدر کہا جاتا ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کی تقدیر و فیصلے کا قلمدان فرشتوں کو سونپا جاتا ہے اس وجہ سے یہ لیلتہ القدر کہلاتی ہے۔

(۳) اس رات کو قدر کے نام سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے۔

نزل فیھاکتاب ذوقدرعلی لسان ذی قدرعلی امه علی قدرو لعل الله تعالی انما ذکر لفظه القدر فی هذه السوره ثلاث مرات لهذا السبب (تفسیر کبیر ۳۲، ۲۸)

اس رات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قابل قدر کتاب قابل قدر امت کے لیئے صاحب قدر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت نازل فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ اس سورت میں لفظ قدر تین دفعہ آیا ہے۔

(۴) قدر کا معنی تنگی کا بھی آتا ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے اسے قدر والی رات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس رات آسمان سے فرش زمین پر اتنی کثرت کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ (الخازن ۴، ۳۹۵)

(۵) امام ابوبکر الوراق رحمتہ اللہ علیہ قدر کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ رات عبادت کرنے والے کو صاحب قدر بنا دیتی ہے۔ اگرچہ وہ پہلے اس لائق نہیں ہوتا۔ (القرطبی ۲۰، ۱۳۱)

یہ رات کیوں عطا ہوئی؟: اس کے حصول کا سب سے اہم سبب محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امت پر شفقت اور آپ کی غمخواری ہے۔ موطا امام مالک میں ہے کہ

ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و سلم رای اعمار الناس قبله او ماشاء الله من ذلک فکانه تقاصر اعمار امته عن ان لا یبلغوامن العمل مثل الذی بلغ

غیرھم فی طول العمر
جب راحت جاں ﷺ کو سابقہ لوگوں کی عمروں پر آگاہ فرمایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے مقابلے میں اپنی امت کے لوگوں کے عمروں کو کم دیکھتے ہوئے یہ خیال فرمایا کہ میری امت کے لوگ اتنی کم عمر میں سابقہ امتوں کے برابر عمل کیسے کر سکیں گے؟

اس کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا تھا۔

فعجب رسول الله ﷺ لذلک و تمنی ذلک لامته فقال یا رب جعلت امتی اقصر الاعمار واقلها اعمالا فاعطاه الله لیله القدر (الخازن ۴، ۳۹۷)

تو آپ ﷺ نے اس پر تعجب کا اظہار فرمایا اور اپنی امت کے لئے آرزو کرتے ہوئے جب یہ دعا کی اے میرے رب میری امت کے لوگوں کی عمریں کم ہونے کی وجہ سے نیک اعمال بھی کم ہوں گے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے شب قدر عطا فرمائی۔

☆ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ محبوب کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے مختلف شخصیات حضرت ایوب، حضرت ذکریا، حضرت حزقیل، حضرت یوشع علیھم السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان حضرات نے اسی اسی سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی خدا کی نافرمانی نہیں کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو ان برگزیدہ ہستیوں پر رشک آیا۔

☆ اما قرطبی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اسی وقت جبریل امین آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یا محمد عجبت امتک من عباده هولاء النفر ثمانین سنه فقد انزل الله علیک خیر امن ذلک ثم قراء انا انزلناه فی لیلته القدر فسر بذلک رسول الله ﷺ (القرطبی ۲۰، ۱۳۰)

اے نبی محترم ﷺ آپ ﷺ کی امت کے لوگ ان سابقہ لوگوں کی ایسی اسی سالہ

عبادت پر رشک کر رہے ہیں تو آپ کے رب نے آپ کو اس سے بہتر عطا فرما دیا ہے اور پھر سورہ القدر کی تلاوت کی۔ اس پر محبوب کریم ﷺ کا چہرہ اقدس فرط مسرت سے چمک اٹھا۔

☆ چنانچہ محبوب کریم ﷺ کے طفیل یہ کرم فرمایا کہ اس امت کو لیلتہ القدر عنایت فرما دی اور اس کی عبادت کو اسی نہیں بلکہ ۸۳ سال ۴ ماہ سے بڑھ کر قرار دیا۔

امت محبوب ﷺ کی خصوصیت: لیلتہ القدر فقط آپ ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا:

ان الله وهب لامتى ليلته القدر لم يعطها من كان قبلهم

(در منثور ۵، ۳۷۱)

یہ مقدس رات اللہ تعالیٰ نے فقط میری امت کو عطا فرمائی سابقہ امتوں میں یہ شرف کسی کو بھی نہیں ملا۔

پہلی امتوں میں عابد کسے کہا جاتا تھا: مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ پہلی امتوں میں عابد اسے قرار دیا جاتا تھا جو ہزار ماہ تک اللہ کی عبادت کرے لیکن محبوب کریم ﷺ کے صدقہ میں اس رات کو یہ فضیلت حاصل ہوئی وہ ایک رات کی عبادت سے اس سے بہتر مقام حاصل کر لیتی ہے۔

قيل ان العابد كان فيما مضى يسمى عابدا حتى يعبدوالله الف شهر فجعل الله تعالى لامه محمد ﷺ عباده ليله خير من الف شهر

سابقہ امتوں کا عابد وہ شخص ہوتا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا لیکن اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کے افراد کو یہ شب قدر عطا کر دی جس کی عبادت اس ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر قرار دی گئی۔

تو یہ عظیم نعمت بھی راحت دو جہاں ﷺ کی غلامی کے صدقہ میں امت کو نصیب ہوئی

ہے۔

احادیث میں اس کی فضیلت:

⇦ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من قام لیله القدر ایمانا و احتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه (متفق علیہ)

جس شخص نے اجر و ثواب کی امید سے شب قدر میں عبادت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اس ارشاد نبوی میں جہاں لیلۃ القدر کی ساعتوں میں ذکر و فکر' عبادت و طاعت کی تلقین کی گئی ہے وہاں اس بات کی طرف بھی متوجہ کیا گیا ہے کہ عبادت سے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو ریاکاری یا بد دیانتی نہ ہو اور آئندہ عہد کرے کہ میں برائی کا مرتکب نہیں ہوں گا۔ چنانچہ اس شان کے ساتھ عبادت کرنے والے کے لیئے یہ رات مژدہ مغفرت بن کر آتی ہے۔

⇦ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان المبارک کی آمد پر ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان هذا الشهر قد حضركم و فيه ليله خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرها الا حرم الخير

(ابن ماجہ' ۲۰)

یہ جو ماہ تم میں آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا وہ سارے خیر سے محروم رہا اور اس رات کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہ سکتا ہے جو واقعتہ محروم ہو۔

ایسے شخص کی محرومی میں واقعہ کیا شک ہو سکتا ہے جو اتنی بڑی نعمت کو غفلت کی وجہ سے گنوا دے۔ جب انسان معمولی معمولی باتوں کے لیئے کتنی راتیں جاگ کر بسر کر لیتا ہے تو اسی سال کی عبادت سے افضل عبادت کے لیئے ایک رات کیوں نہیں جاگ سکتا۔

⇦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے لیلۃ القدر کی فضیلت بیان

کرتے ہوئے فرمایا:

اذا کان لیله القدر نزل جبرائیل علیه السلام فی کبکبه من الملائکه یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر الله عزوجل

شب قدر کو جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کے جھرمٹ میں زمین پر اتر آتے ہیں اور ہر شخص کے لیئے دعاء مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے، بیٹھے (کسی حال میں) اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہا ہو۔

اس بات کو سورہ قدر میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

تنزل الملئکه والروح فیها باذن ربهم

اس رات میں ملائکہ اور جبرائیل اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں۔

شب قدر کو کیوں مخفی رکھا گیا؟: اتنی اہم اور بابرکت رات کے مخفی ہونے کی متعدد حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

- دیگر اہم مخفی امور مثلاً اسم اعظم، جمعہ کے روز قبولیت دعا کی گھڑی کی طرح اس کو بھی مخفی رکھا گیا ہے۔
- اگر اسے مخفی نہ رکھا جاتا تو عمل کی راہ مسدود ہو جاتی اور اسی رات کے عمل پر اکتفا کر لیا جاتا۔ ذوق عبادت میں دوام کی خاطر اسے آشکار نہیں کیا گیا۔
- اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی انسان کی وہ رات رہ جائے تو شاید اس کے صدمے کا ازالہ ممکن نہ ہوتا۔
- اللہ کو چونکہ اپنے بندوں کا رات کے اوقات میں جاگنا اور بیدار رہنا محبوب ہے۔ اس لیئے رات کی تعیین نہ فرمائی تاکہ اس کی تلاش میں متعدد راتیں عبادت میں گزاریں۔
- عدم تعیین کی وجہ گنہگاروں پر شفقت بھی ہے کیونکہ اگر علم کے باوجود اس رات میں گناہ سرزد ہوتا تو اس لیلتہ القدر کی عظمت مجروح کرنے کا جرم

بھی لکھا جاتا۔

ایک جھگڑا محرومی کا سبب بنا: ایک نہایت اہم وجہ اس کے مخفی کر دینے کی جھگڑا بھی ہے کیونکہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ اس رات کی تعیین کے بارے میں اپنی امت کو آگاہ فرمادیں کہ یہ فلاں رات ہے لیکن دو آدمیوں کے جھگڑے کی وجہ سے بتلانے سے منع فرمادیا۔ روایت کی الفاظ یہ ہیں:

خرج النبی ﷺ لیخبر بلیله القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیله القدر فتلاحی فلان و فلا فرفعت (البخاری ۱؍۲۷۱)

ایک مرتبہ آپ شب قدر کی تعیین کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیئے گھر سے باہر تشریف لائے لیکن راستے میں دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے بارے میں اطلاع دینے آیا تھا فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی۔

اس روایت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ لڑائی جھگڑے کی وجہ سے انسان اللہ کریم کی بہت سی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج امت برکت اور سعادتوں سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ مذکورہ روایت سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ شاید اس کے بعد آپ ﷺ کو تعیین شب قدر کا علم نہ رہا۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ شارحین حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تعیین کا علم جو اٹھالیا گیا تھا وہ صرف اسی ایک سال کی بات ہے ہمیشہ کے لیئے نہیں۔

امام بدرالدین عینی شرح بخاری میں رقم طراز ہیں:

فان قلت لما تقرران الذی ارتفع علم تعیینها فی تلک السنه فهل اعلم النبی ﷺ بعد ذالک بتعیینها؟ قلت روی عن ابن عینیه انه علم بعد ذلک بتعنها (عمدہ القاری ۱۱؍۱۳۸)

اس سال شب قدر کی تعیین کا علم اٹھالیا گیا۔ اس کے بعد محبوب کریم ﷺ کو اس کی

تعین کا علم رہا یا نہ رہا؟ فرماتے ہیں کہ اس کی تعین کا علم تھا۔

ہماری نزدیک آپ کو نہ صرف تعین کا علم ہے بلکہ آپ ﷺ بعض غلاموں کو اس پر آگاہ بھی فرماتے ہیں۔

ایک صحابی کو آگاہ فرمانا: ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

ان لی بادیه اکون فیها و انا اصلی بحمد الله فمرنی بلیله انزلها الی هذا المسجد فقال انزل لیله ثلاث و عشرین

میں ایک ویرانے میں رہتا ہوں۔ وہاں خدا کی توفیق سے نماز ادا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ حکم دیں کہ کونسی رات مسجد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کے ہاں بسر کرنے کے لیئے آؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا رمضان کی تئیسویں رات آجاؤ۔

یہ صحابی ہمیشہ تئیسویں رات کو مسجد نبوی ﷺ میں آکر شب بیداری کرتے۔ لوگوں نے آپ کے صاحبزادے سے پوچھا کہ بتاؤ آپ کے والد اس رات کو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا:

کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج الالاجه حتی صلی الصبح فاذا صلی الصبح و جردابته علی باب المسجد فجلس علیها ولحق ببادیه

وہ عصر کے بعد مسجد میں داخل ہوتے اور صبح تک مسجد سے بغیر کسی حاجت کے باہر نہ آتے اور صبح اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے دیہات کی طرف روانہ ہو جاتے۔

☆ شب قدر کے بارے میں آگاہ کرنا دور صحابہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ غلاموں پر اس شفقت کا سلسلہ تا قیامت جاری ہے۔

کونسی رات ہے: شب قدر کی تعین کے بارے میں پچاس اقوال ہیں ان میں سے دو نہایت ہی قابل توجہ ہیں۔

⇦ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ایک رات ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تحرو الیله القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (البخاری)

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

چونکہ اعتکاف کا مقصد بھی تلاش لیلۃ القدر ہے اس لیئے ان آخری ایام کا اعتکاف سنت قرار دیا گیا۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب تک اللہ تعالیٰ نے اس شب قدر کی تعیین سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔ آپ اس کی تلاش کے لیئے پورا رمضان اعتکاف کرتے تھے لیکن جب آگاہ فرمادیا گیا تو وصال تک صرف آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے رہے۔

⇦ رمضان المبارک کی ۲۷ویں رات شب قدر ہے۔

جمہور علماء کی یہی رائے ہے۔ امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قد اختلف العلماء فی ذالک والذی علیه المعظم انها لیله سبع و عشرین (القرطبی ۲۰، ۱۴)

علماء کا شب قدر کی تعیین کے بارے میں اختلاف ہے لیکن اکثریت کی رائے یہی ہے کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

علامہ آلوسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و کثیر منهم ذهب الی انها اللیله السابعه من تلک الاوتار (روح المعانی ۳۰، ۲۲۰۰)

علماء کی اکثریت کی رائے یہ ہے کہ طاق راتوں میں سے ستائیسویں ہے۔

☆ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور قاری قرآن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عنہما کی بھی یہی رائے ہے۔

☆ حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو شخص پورا سال عبادت کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی آخری راتوں میں سے ہے لیکن آپ نے اس کا ذکر اس لیئے کر دیا تاکہ لوگ فقط انہیں راتوں کو نہ جاگیں بلکہ پورا سال عبادت کریں اور اس کے بعد حلف اٹھا کر کہا کہ وہ رات ستائیسویں ہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیسے کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کی علامت بیان فرمائی ہے وہ اسی رات میں پائی جاتی ہے۔

تین دلائل: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ستائیسویں کو شب قدر قرار دیتے ہوئے تین دلیلیں بیان کیا کرتے تھے۔

⇦ لیلۃ القدر کے الفاظ نو(۹) حروف پر مشتمل ہیں اور یہ الفاظ اس سورۃ مبارکہ میں تین مرتبہ آئے ہیں جن کا مجموعہ ستائیسویں بن جاتا ہے۔

امافخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی یہ دلیل ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

انه قال ليلة القدر تسعة حروف و هو مذكور ثلاث مرات فتكون السابعة والعشرين (تفسیرکبیر۳۲،۳۰)

لفظ لیلتہ القدر کے نو(۹) حروف ہیں اور اس کا تذکرہ تین دفعہ ہوا ہے اور مجموعہ ۲۷ ہو گا۔

⇦ سورہ القدر کے کل ۳۰ الفاظ ہیں جن کے ذریعے شب قدر کے بارے میں بیان کیا گیا ہے لیکن اس سورۃ میں جس لفظ کے ساتھ اس رات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ "ھی" ضمیر ہے اور یہ لفظ اس سورۃ کا ستائیسواں لفظ ہے۔

☆ اس دلیل کو امام ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یوں بیان کیا ہے کہ رمضان کی تیس راتوں کی طرح اس سورت کے بھی تیس الفاظ ہیں۔ گویا ہر لفظ رمضان کی ایک رات پر دال ہے۔ لہٰذا ان میں سے "ھی" ستائیسواں لفظ ہونے کی وجہ سے ستائیسویں رات پر دلالت کر رہا ہے۔

⇦ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے شب قدر کی تعین کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

احب الاعداد الی اللہ تعالی الوتر واحب الوتر الیه السبعه فذکر السموت السبع والارضین السبع والا سبوع و عدد الطواف (تفسیر کبیر ۳۲'۳۰)

اللہ تعالیٰ کو طاق عدد پسند ہے اور طاق عددوں میں سے بھی سات کے عدد کو برتری حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کائنات کی تخلیق میں سات کے عدد کو نمایاں کر رہا ہے مثلاً آسمان سات ہیں' زمینیں سات' ہفتہ کے دن سات اور طواف کے سات چکر۔

شب ملاقات محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی ہے!: شب قدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کے طاق راتوں میں تلاش کیا جائے یعنی (29'27'25'23'21) ان تاریخوں میں زیادہ مشہور ستائسویں شب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے طاق عددوں پر سات سے زیادہ کسی طاق عدد کو لائق اعتماد نہ پایا۔ پھر جب سات کے عدد پر غور کیا تو آسمانوں کو بھی سات ہے' زمین کو بھی سات' رات کو سات' دریا بھی سات' صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی سات بار ہے' خانہ کعبہ کا طواف بھی سات بار ہے' رمی جمار بھی سات' انسان کی تخلیق بھی سات اعضاء سے ہے' قرآن مجید میں حم سے شروع ہونے والی سورتیں سات ہیں۔ سورۃ الحمد کی آیات سات ہیں۔ قرآن پاک کی قرائتیں سات ہیں' نیز منزلیں سات ہیں جہنم کے دروازے سات ہیں' جہنم کے نام سات اور اس کے درجے بھی سات ہیں' اصحابہ کہف بھی سات تھے' حضرت یونس علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے' حضرت ایوب علیہ السلام اپنی آزمائش میں سات سال مبتلا رہے۔ حضرت ام المؤمین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں سات سال کی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وسبعۃ اذا رجعتم جب حج سے فارغ ہو کر لوٹو تو سات روزے رکھو۔ المختصر جب یہ ثابت ہو گیا کہ اکثر چیزیں سات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے سلام ھی حتی مطلع الفجرہ فرما کر بندوں کو آگاہ کر دیا کہ شب قدر

ستائیسویں شب ہے کہ اس میں سات کا ہندسہ شامل ہے۔ واضح دلیل یہ ہے کہ سورۃ قدر کے آغاز سے لفظ سلام تک الفاظ بھی ۲۷ ہیں۔

طریقہ نوافل شب قدر: دو رکعت نماز نفل ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد انا انزلنا ایک بار سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہو گا اور اس کو ایک شہر جنت میں دیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہو گا۔ (1) محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص شب قدر میں دو رکعت نماز پڑھے' ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ سات مرتبہ بعد ختم نماز استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ ستر(۷۰) مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلے سے نہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور فرشتوں کو حکم ہو گا کہ اس کے لیئے جنت میں میووں کے درخت لگاتے رہیں' محل تعمیر کرتے رہیں' نہریں بناتے رہیں۔ یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا' اس وقت تک اس کو موت نہ آئے گی۔ (3) جو شخص چار رکعت نماز پڑھے' ہر رکعت بعد الحمد شریف ایک بار الھکم التکاثر شریف تین بار پڑھے' اس پر موت کی سختی آسان ہو گی۔ عذاب قبر اٹھ جائے گا۔ اس کو جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔ (4) جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت نفل پڑھے' ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے انا انزلنا تین بار' اور قل ھو اللہ شریف پچاس مرتبہ بعد ختم نماز سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے گا جو دعا مانگے گا قبول ہو گی۔ (5) جو ستائیسویں شب رمضان میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اناانزلنا ایک بار قل ھو اللہ ستائیس بار پڑھے' گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی پیدا ہوا اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔ (6) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شب قدر میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ انا انزلنا پڑھے ہر مصیبت سے نجات ملے' ہزار فرشتے اس کے لیئے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

شب قدر کی دعا: اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی یاغفوریاغفوریاغفور

صلوۃ التسبیح کی فضیلت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یہ نماز پڑھتا ہے اس کے اگلے پچھلے' ظاہر' پوشیدہ' پرانے' نئے عمدہ' سہواً چھوٹے بڑے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ یہ نماز مکروہ وقتوں کے علاوہ ہر وقت ادا کی جاتی ہے۔ خواہ روزانہ یا آٹھویں روز یا سال میں ایک مرتبہ ورنہ کم از کم عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔

طریقہ ادائیگی: نفل صلوۃ التسبیح کی نیت باندھیں' اول سبحانک اللھم پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھیں۔ اگر اس کے ساتھ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی پڑھیں تو زیادہ ثواب ہے۔ پھر الحمد اور سورۃ پڑھیں۔ پھر دس بار پھر رکوع میں تسبیح پڑھنے کے بعد دس بار پھر قومہ میں تسمیع و تحمید پڑھنے کے بعد دس بار پھر اول سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بعد دس بار' پھر جلسہ میں دس بار' پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بعد دس بار پڑھیں' اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں' یہ دعا یاد رہے کہ شروع میں قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے' پھر دس دس بار پڑھنی ہے۔ (مشکوہ عالمگیری شامی) نیز پہلی میں سورہ الھکم التکاثر دوسری میں والعصر تیسری میں قل یاایھالکفرون چوتھی میں قل ھواللہ شریف پڑھیں۔ (غنیتہ الادطار) اگر کسی کو یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو کوئی اور سورتیں پڑھیں۔ کثرت سے درود پاک پڑھیں۔

☆☆ آخر میں گذارش ہے کہ مجھ گنہگار کو بھی دعا کے وقت یاد رکھیں میرے لیئے بھی دعا فرمائیں۔

امیدوارِ شفاعتِ محبوبِ کریم ﷺ
ناچیز محمد زمان خان چشتی سیالوی
ادارہ نجم الھدیٰ جھنگ روڈ فیصل آباد

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا　　ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم اے اسلامیات)

کی عالمانہ' عارفانہ' عاشقانہ' چند تحریریں

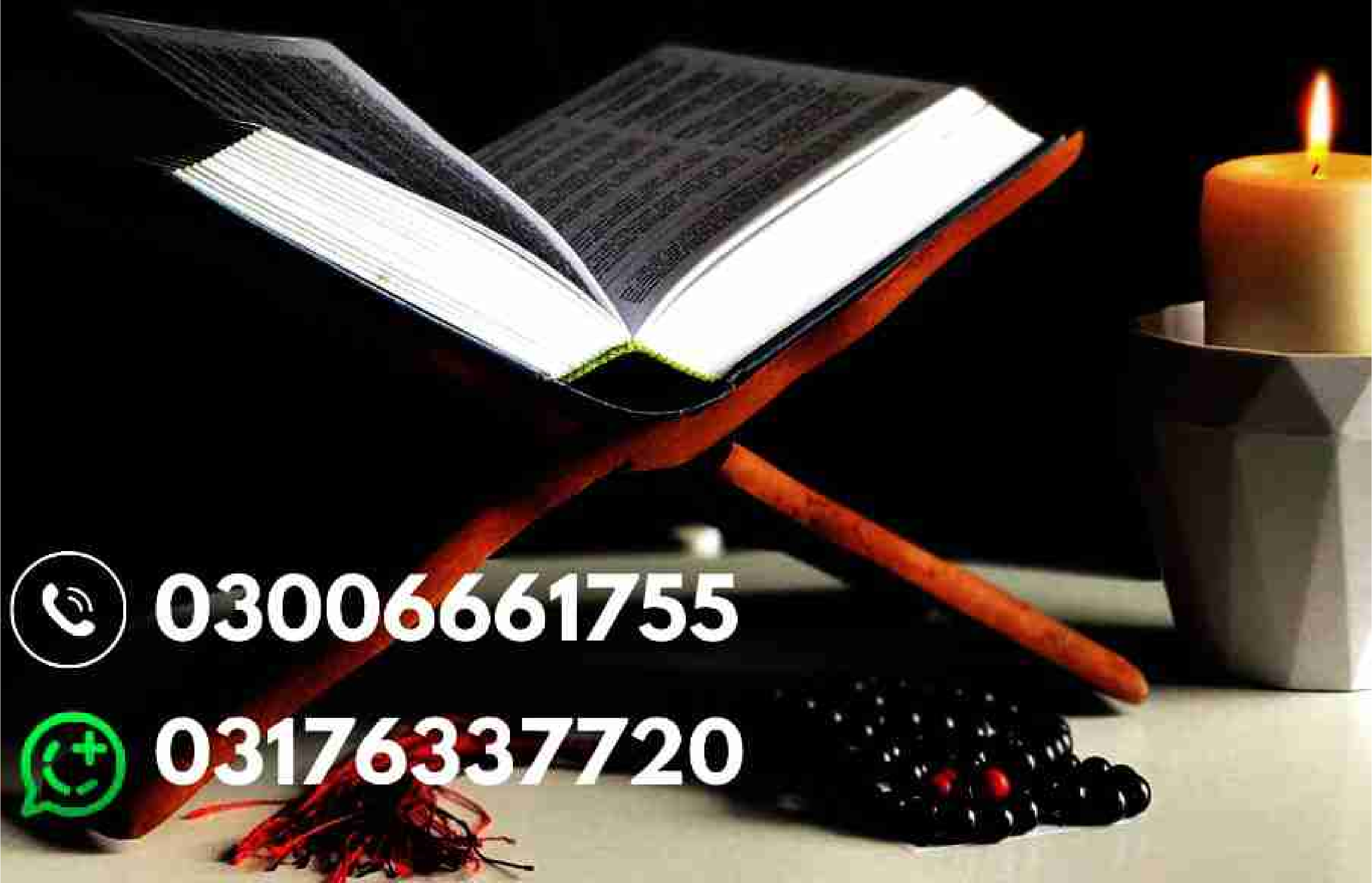
وسیلہ محبوب ﷺ	گریہ محبوب ﷺ
بزم محبوب ﷺ	عشق خیرالوری ﷺ
اطاعت محبوب ﷺ	جنت کے مالک
شان غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	راحت دو جہاں ﷺ
لفظ ولی کا معنی و مفہوم	قلب سلیم
عقیدت کے پھول	آئینہ جمال کبریاء ﷺ
بنا کے مصور نے توڑا قلم	محبت اور علامات محبت
آدابِ محبت	صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقائد
اسلاف کا جذبہ ایثار	اسلاف کا عشق
اسلاف کا اخلاق	اسلاف کا شوق علم
حقیقت عظمت	حقیقت عشق

فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک

آسان عام فہم خواہش مند طالبات کے لیے سنہری موقع




فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے سنہری موقع
03006661755

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ جی ٹی ایس اڈ
فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720